وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ (الاحزاب:۷۱)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔ (قرآن)

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر-۶

اسلام اور ناپ تول

حضرت مولانا **سیّد ارشد مدنی** صاحب دامت برکاتہم

صدر المدرسین

واستاذ حدیث دار العلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی

دار العلوم دیوبند

۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور ناپ تول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

﴿فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾. (الاعراف:۸۵)

”تم ناپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ درستی کردی گئی فساد مت پھیلاؤ“۔ (بیان القرآن)

آیت میں ”کَیْل“ کے معنی ناپ اور ”مِیْزَان“ بہ معنی وزن تولنے کے ہیں اور ”بخس“ کے معنی کسی کے حق میں کمی کرکے نقصان پہنچانے کے ہیں، معنی آیت کے یہ ہیں کہ ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزوں میں کمی کرکے ان کو نقصان نہ پہنچایا کرو، اس میں پہلے تو ایک خاص جرم سے منع فرمایا گیا جو خرید وفروخت کے وقت ناپ تول میں کمی کی صورت سے کیا جاتا تھا بعد میں ”لاتبخسوا الناس أشياء هم“ فرماکر ہر طرح کے حقوق میں کتر بیونت اور کمی کوتاہی کو عام کردیا خواہ وہ مال سے متعلق ہو یا عزّت وآبرو سے یا کسی دوسری چیز سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح ناپ تول میں حق سے کم دینا حرام ہے، اسی طرح دوسرے حقوقِ انسانی میں بھی کمی کرنا حرام ہے، کسی کی عزّت

وآبرو پرحملہ کرنا یا کسی کے درجہ اور رتبہ کے موافق اس کا احترام نہ کرنا، جس کی اطاعت واجب ہے، ان کی اطاعت میں کوتاہی کرنا یا جس شخص کی تعظیم وتکریم واجب ہے، اس میں کوتاہی برتنا، یہ سب چیزیں اسلام میں حرام ہیں۔

(معارف القرآن: ج۳ ص:۶۲۳)

﴿اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾. (ہود:۸۵)

”تم ناپ تول پورا کیا کرو انصاف سے اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے حد سے مت نکلو“۔

آیت میں ناپ تول کی کمی سے اصل مراد یہ ہے کہ کسی کا جو حق کسی کے ذمہ ہو اس کو پورا ادا نہ کرے، بلکہ اس میں کمی کرے خواہ وہ ناپنے تولنے کی چیز ہو یا کوئی دوسری، اگر کوئی ملازم اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، کسی دفتر کا ملازم یا کوئی مزدور اپنے کام کے مقررہ وقت میں کمی کرتا ہے یا مقررہ کام کرنے میں کوتاہی کرتا ہے (جبکہ وہ اس کا معاوضہ یا تنخواہ پوری لیتا ہے) وہ سب ممانعت کے حکم میں داخل ہے۔

(معارف القرآن: ج۴ ص:۶۶۴)

﴿اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ﴾. (الشعراء:۱۸۱)

”تم لوگ پورا ناپا کرو اور (صاحب حق کا) نقصان مت کیا کرو اور (اسی طرح تولنے کی چیزوں میں) سیدھی ترازو سے تولا کرو (ڈنڈی نہ مارا کرو نہ بٹوں میں فرق کیا کرو)“۔ (بیان القرآن)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ ترازو اور اسی طرح دوسرے ناپنے تولنے

کے وسائل کا مستقیم اور سیدھے طور پر استعمال کرو جس میں کمی کا خطرہ نہ رہے، یعنی یہ حکم صرف ناپ تول کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ کسی کے حق میں کمی کرنا چاہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو ہر صورت میں حرام ہے۔

(معارف القرآن: ج۶ ص:۵۴۴)

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ، اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ﴾. (سورۃ الرحمٰن:۷،۸،۹)

”اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور اسی نے (دنیا میں) ترازو رکھ دی، تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت“۔

میزان کے صحیح استعمال کا حکم جو ان آیتوں میں آیا ہے ان سب کا خلاصہ عدل وانصاف قائم کرنا ہے اور کسی کی حق تلفی اور ظلم وزیادتی سے بچانا ہے، چونکہ آسمان وزمین کی تخلیق کا اصل مقصد دنیا میں عدل وانصاف کا قیام ہے اور امن وامان بھی عدل وانصاف ہی کے ساتھ قائم رہ سکتا ہے ورنہ فساد ہی فساد ہوگا، میزان کے معنی میں ہر وہ آلہ داخل ہے، جس سے کسی چیز کی مقدار معین کی جائے خواہ وہ دو پلّے والی ترازو ہو یا ناپنے کی کوئی مشین۔

(معارف القرآن: ج۸ ص:۲۴۵)

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ﴾. (المطففین:۱-۲-۳)

”بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں“۔

مذکورہ آیات کی روشنی میں اسلام نے ناپ تول میں کمی کرنے کو حرام قرار دیا ہے، کیونکہ عام طور سے معاملات کا لین دین انہی دو طریقوں سے ہوتا ہے۔ انہی کے ذریعے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حق دار کا حق ادا ہوا یا نہیں، لیکن یہ معلوم ہے کہ مقصود اس سے ہر ایک حق دار کا حق پورا پورا دینا ہے، اس میں کمی حرام ہے، تو یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف ناپ تول کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جس سے کسی کا حق پورا کرنا یا نہ کرنا جانچا جاتا ہے اس کا یہی حکم ہے خواہ وہ ناپ تول سے یا عدد شماری سے یا کسی اور طریقے سے ہو ہر ایک میں حق دار کے حق سے کم کر دینا حرام ہے۔

(معارف القرآن: ج۸، ص:۶۹۳)

ان آیتوں میں دراصل اپنا حق پورا وصول کر لینا اور دوسرے کا حق دینے میں کمی کر لینا اسلام میں ناجائز اور حرام بتایا گیا ہے، ناپ تول کے علاوہ بھی جہاں جہاں کسی کو اپنا حق لینا اور دوسرے کا حق دینا ہے اس کے لیے اسی قانون کو کسوٹی بنایا جائے گا جیسے شوہر کا بیوی سے پورا حق لینا اور بیوی کو پورا حق نہ دینا، اولاد کا ماں باپ سے پورا حق لینا اور ان کا حق پورا نہ دینا، یا ملازم کا مالک سے پورا حق لینا اور مالک کا حق پورا نہ دینا سب کو یاد رکھو اسی آیت کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے ناجائز اور گناہ قرار دیا جائے گا۔

ناپ وتول سے متعلق حضرت محمد ﷺ کے کچھ ارشادات

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَمْسٌ بِخَمْسٍ، مَا نَقَضَ الْعَهْدَ قَوْمٌ إِلَّا سُلِّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ، وَمَا حَكَمُوْا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الْفَقْرُ، وَمَا ظَهَرَ فِيْهِمُ الرِّبَاءَ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا طَفَّفُوْا إِلَّا مَنَعُوْا النَّبَاتَ وَأُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ، وَلَا مَنَعُوْا الزَّكَاةَ، إِلَّا حَبَسَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ﴾.

(رواہ الحاکم)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ گناہوں کی سزا پانچ چیزیں ہیں: (۱) جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط اور غالب کر دیتا ہے۔ (۲) جو لوگ اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرے قوانین پر فیصلہ کرتے ہیں ان میں فقر واحتیاج عام ہو جاتی ہے۔ (۳) جس قوم میں سود کا رواج ہو جاتا ہے ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ (۴) اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (۵) جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں اللہ ان سے بارش روک لیتا ہے''۔ (معارف القرآن: ج۸، ص:۶۹۴)

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ إِلَّا أُلْقِيَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَا الرِّبَا فِيْ قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ﴾.

(رواہ مالک موقوفاً)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جن لوگوں میں خیانت و بے ایمانی گھر کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں میں دشمن کا رُعب اور ہیبت ڈال دیتے ہیں اور جن لوگوں میں سود کا رواج ہو جاتا ہے ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا رزق روک دیتے ہیں، یعنی قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں''۔

﴿عَنْ أَبِي صَفْوَان سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَ نَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم زِنْ وَأَرْجِحْ﴾.

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

''حضرت ابوصفوان سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں اور مخرمہ العبدی ہجر سے کپڑا لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پائجاموں کے متعلق بھاؤ کیا اور میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو اینٹ سے وزن کیا کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تول اور جھکا کر تول''۔

﴿عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اشْتَرَى مِنْهُ بَعِيْراً فَوَزَنَ لَهُ فَأَرْجَحَ﴾. (متفق عليه)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو آپ نے اس کی قیمت دینے کے لیے جھکا کر وزن کیا''۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلاً فَقَالَ مَا هٰذَا؟ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ فَقَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا﴾.

(رواه مسلم)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلّہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے (جو ایک دُکان دار کا تھا) آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں داخل کردیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں تر ہوگئیں، تو آپ نے اس غلّہ فروش دُکان دار سے کہا کہ (تمہارے ڈھیر میں) یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غلّہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں، (تو میں نے اوپر کا بھیگ جانے والا غلّہ نیچے کردیا) آپ نے فرمایا: اس بھیگے ہوئے غلّہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے، (سن لو!) جس آدمی نے دھوکے بازی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

ان حدیثوں میں یہ بات صاف طریقہ پر واضح ہو رہی ہے کہ اسلام نے معاملات کی صفائی اور سچائی کا بڑا لحاظ کیا اور خیانت، بے ایمانی اور دھوکہ دے کر کمانے کو ناجائز اور حرام بتایا ہے، پھر اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات میں مسلم یا غیر مسلم کی قید نہیں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خیانت و دھوکہ بازی اسلام میں پاپ اور گناہ ہے، چاہے مسلمان کے ساتھ ہو یا کسی دوسرے دھرم کے ماننے والے کے ساتھ ہو، پاپ بہرحال پاپ ہے۔

۞ ۞ ۞